خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 48 | منگل 24 شوال - 1417ھ 4 امان 1376ھش 4 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری جماعت کو چاہئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے

ہماری جماعت کو چاہئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے۔ اگر کوئی شخص بیعت کر کے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا۔ اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسا پہلے تھا اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح ہی پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہی بد خلقی اور بدسلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہئے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسائیوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھاوے کہ وہ بول اٹھیں کہ اب یہ وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمتہ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا اور خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے۔ وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور (دین حق) سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو (دین حق) کے تابع کرتے۔ الٹا (دین حق) کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 43)

اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے کوئی قدم باہر نہ رکھو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب - امام جماعت احمدیہ الاول)

انسان کو موت کا وقت معلوم نہیں۔ اور پتہ نہیں اس وقت حواس درست ہوں یا نہ ہوں۔ اور پھر یہ امر اختیاری نہیں۔ اس لئے یہ عقدہ کس طرح حل ہو۔ ایک صحیح حدیث نے اس مسئلہ میں میری رہنمائی کی ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان جب عمل کرتا ہے تو فرشتے اس کے اعمال کو لکھتے جاتے ہیں۔ سعادت کے اعمال بھی اور شقاوت کے اعمال بھی اور موت کے قریب ان کی میزان کی جاتی ہے۔ اور پھر وہ مقادیر الٰہیہ سبقت کرتی ہیں۔ اگر وہ لوگوں کی نظروں میں نیک تھا پر اللہ سے معاملہ صاف نہیں یا اللہ سے معاملہ صاف ہے مگر لوگوں کی نگاہ میں نہیں۔ تو وہ کتاب باعث ہوتی ہے کہ اس کا خاتمہ اللہ کی رضا یا سخط پر جیسی صورت ہو۔ ہو۔ پس ہر روز اپنے اعمال کا محاسبہ چاہئے۔ ایک صحابیؓ نے (-) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ جاہلیت میں میں نے کچھ صدقات کئے تھے۔ کیا وہ بابرکات ہوں گے؟ ارشاد ہوا کہ (-) یہ اسلام ان ہی کی برکت سے تجھے نصیب ہوا ہے۔ (-) انسان ہر روز محاسبہ کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے معاملہ صاف کرے۔ اگر تعلقات صحیحہ نہ ہوں تو توبہ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ (-) تم تو موجود تھے تمہارے اسلاف گواہی دیتے ہیں کہ یعقوبؑ نے آخر وقت کیا ارشاد کیا۔ کس کی اطاعت کرو گے؟ انہوں نے کہا (-) ہم اللہ کے فرمانبردار ہوں گے۔ جو تمہارا اور اسحاقؑ اور ابراہیمؑ کا معبود تھا۔ (-) ہم ہمیشہ اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔ پس یہ حق وصیت کا ہے اور تمام وعظوں کا عطر اور اصل مقصد یہی ہے جو تمہارے سامنے پیش کیا ہے اور یہ وصیت ہے اس شخص کی جو ابوالانبیاء اور ابوالحنفاء ہے۔

اور اسی کی وصیت کو میں نے تمہارے سامنے پیش کیا ہے۔ پس تم اپنے کھانے پینے۔ لباس۔ محبت۔ رنج۔ راحت۔ عسر۔ یسر۔ افلاس۔ دولتمندی۔ صحت۔ اور مرض۔ مقدمات۔ و صلح میں اس اصول کو مد نظر رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے کوئی قدم باہر نہ ہو۔ پس یہ وصیت تمام وصیتوں کی ماں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ ہر حال میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری مد نظر ہو۔

(از خطبہ جنوری 1903ء)

○○○

وقف جدید

○ کیا آپ نے چندہ وقف جدید استطاعت کے مطابق ادا کیا ہے۔

○ کیا آپ کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی گزشتہ سال سے زائد ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ ثریا خانم صاحبہ سابق صدر لجنہ دارالعلوم شرقی (حلقہ برکت) ربوہ اہلیہ مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ مورخہ 28 فروری 97ء کو بعمر 44 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ موصوفہ 1/7 حصہ کی موصیہ تھیں۔ اور عائشہ دینیات سکول میں ٹیچر تھیں۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد عصر جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد میجر (ر) عبدالقادر صاحب نے دعا کروائی۔

موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری مبارک احمد سلیم صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کسٹم ابن مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب مورخہ 27- فروری 1997ء بروز جمعرات صبح سوا آٹھ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 53 سال تھی۔ آپ چند روز سے بعارضہ فالج و برین ہیمرج فضل عمر ہسپتال میں داخل تھے۔

اسی دن بعد عصر بیت المبارک میں مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم طاہر احمد صاحب مربی ضلع گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 17 فروری 97ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت ظافر احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری شریف احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم میر عبداللہ خان صاحب دارالفضل ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو باعمر اور سعادت مند بنائے۔

○ مکرم سید اقبال احمد صاحب آف کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 97-1-14 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے "کاشفہ سید" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم سید اعجاز احمد صاحب (وفات یافتہ) انسپکٹر بیت المال کی پوتی ہے۔ احباب سے بچی کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

4- امان 1376 ہش | 4 - مارچ 1997ء

بالارادہ بچوں کی تربیت

بچپن میں تو ہر بات نئی ہوتی ہے۔ کسی بات کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کی عادت ہے۔ عادت آہستہ آہستہ پڑتی ہے۔ ایک دفعہ کچھ کیا جاتا ہے اور پھر وہ دوبارہ کام کرنے کو جی چاہتا ہے اور اس طرح ایک دفعہ کے بعد دوسری دفعہ اور دوسری دفعہ کے بعد تیسری دفعہ اور پھر آہستہ آہستہ اس کام کی عادت پڑ جاتی ہے۔ عادتیں اچھی بھی ہیں اور بری بھی لیکن ہر قسم کی عادت آہستہ آہستہ پڑتی ہے جس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر کوشش کی جائے تو کسی بات کی عادت ہی نہ پڑنے دی جائے یا اگر کوشش کی جائے تو جس بات کی عادت ڈالنا چاہتے ہیں ارادتاً اس کی عادت ڈال لیں۔ جب شروع شروع میں کوئی کام کیا جائے اور وہ اچھا ہو تو اس کی عادت ڈالنے میں فائدہ ہے۔ آہستہ آہستہ خود ہی وہ کام ہونے لگے گا اور کسی رنگ میں بھی مشکل نظر نہیں آئے گا۔ اور اگر بات اچھی نہ ہو تو ارادہ یہ کر لیا جائے کہ اس کو دہرانا نہیں ہے۔ جس بات کو دہرایا نہ جائے اس کی عادت کسی طرح بھی نہیں پڑ سکتی۔ ایک دفعہ کام کیا وہ برا لگا اور اسے چھوڑ دیا ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصے کے بعد پھر وہی کام کرنے کو جی چاہے لیکن اگر عزم پختہ ہو اور دل میں اس بات کا یقین ہو کہ یہ بات اچھی نہیں تو یقیناً وہ بات دوسری دفعہ نہیں کی جائے گی۔ اور اس طرح عادت نہیں پڑے گی۔ اگر ہم اس اصول کو سامنے رکھیں تو بچوں کی تربیت میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر وہ بات جو اچھی ہے وہ ان سے بار بار کروائیں اور ارادتاً کروائیں۔ ان کے میلان کو اس بات کی طرف موڑنے کی کوشش کریں۔ جب بچہ کوئی بات بار بار کرے گا تو یقیناً وہ اس کی عادت بن جائے گی۔ اسی طرح جب وہ کوئی ایسی بات کرے جو ناپسندیدہ ہو تو اسے فوری طور پر روکنا چاہئے۔ کیونکہ اگر وہ ایسے ہی کرتا رہا تو اسے عادت پڑ جائے گی اور جب عادت پڑ جائے تو اس بات کا روکنا اور ٹوکنا بے معنی ہو جاتا ہے۔

پس بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اچھی باتیں بار بار کروائی جائیں اور بالارادہ کروائی جائیں اور بچے کے دل میں ان کی اچھائی کا احساس پیدا کیا جائے۔ اور بری بات کو فوری طور پر روکا جائے اور دوسری دفعہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اگر بچہ ضد بھی کرے تو اس کی ضد مانی نہیں چاہئے۔ بات بری ہے۔ وہ بار بار کرے گا تو اسے عادت پڑ جائے گی۔ اور عادت پڑ جانے کے بعد اس سے چھٹکارا مشکل ہو جائے گا۔ یہ بچوں کی تربیت کا ایسا اصول ہے کہ اگر سب لوگ اپنا لیں تو سب بچے اچھی باتیں کریں اور بری باتوں کے قریب بھی نہ جائیں اور چونکہ آج کا بچہ کل کا بڑا آدمی ہے اس لئے آج اسے جو عادتیں پڑ جائیں گی کل بڑے ہو کر اس کے کام آئیں گی۔ اور وہ یقیناً معاشرے کا بہتر فرد ثابت ہو گا۔

عام طور پر کہا یہ جاتا ہے کہ بچہ بڑا ہو کر سب کچھ سیکھ جائے گا۔ نفسیات کے ماہرین اس کی تردید کرتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بڑا ہو کر سیکھنے کا عمل ممکن تو ہوتا ہے۔ لیکن عادات کے لحاظ سے اس وقت سیکھنا ممکن نہیں رہتا۔ جو عادات ایک دفعہ پختہ ہو جاتی ہیں انہیں علم بھی زائل نہیں کر سکتا۔ بسا اوقات لوگ جانتے ہیں کہ فلاں بات اچھی نہیں ہے یہ ان کا علم ہے۔ لیکن عمل ان کا ان کی عادت کے مطابق ہوتا ہے۔ جس شخص کو جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے وہ کبھی یہ نہیں کہتا کہ جھوٹ بولنا اچھا ہے۔ اس کا علم اسے یہی بتاتا ہے جھوٹ بولنا بری بات ہے۔ اور وہ کوشش بھی کرتا ہے کہ جھوٹ نہ بولے لیکن اگر بچپن ہی سے اسے جھوٹ بولنے کی عادت پڑ گئی ہے تو اب کوشش اور علم کے باوجود اس کے لئے جھوٹ کا ترک کرنا ممکن نہیں ہو گا۔

پس یہ کہنا کہ بچہ بڑا ہو کر سیکھ جائے گا۔ یہ بات درست نہیں ہے اور کامیاب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ بعض اوقات دینی امور کے متعلق بھی یہ کہا جاتا ہے کہ ابھی تو بچہ ہے بڑا ہو کر سیکھ بھی جائے گا۔ اور ان پر عمل بھی کرے گا۔ لیکن یہ بات بھی پوری طرح درست نہیں ہے اسے علم بھی دیں اور اسے عادت بھی ڈالیں۔ اگر آپ اسے علم نہیں دیں گے اور یہ سمجھیں گے بچہ بڑا ہو کر سب کچھ جان لے گا تو آپ کی یہ غلطی اسے غلط راستے پر چلانے کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کی آنکھیں بھی کھلی ہیں۔ اور اس کے کان بھی کھلے ہیں۔ آپ بے شک اسے کچھ نہیں بتاتے کہ بڑا ہو کر خود سیکھ لے گا لیکن جو کچھ وہ دیکھتا ہے اور جو کچھ وہ سنتا ہے وہ تو اس پر یقیناً اثر انداز ہوتا ہے اور جو کچھ اس پر اثر انداز ہوتا ہے وہی اس کی زندگی کا راستہ متعین کرتا ہے۔ بچپن میں بہت سی باتیں سمجھ تو نہیں آسکتیں۔ لیکن اگر بچہ ان باتوں کو سنتا رہے تو جب سمجھ آنے کا زمانہ ہوتا ہے تو ان کی زیادہ آسانی سے اور زیادہ بہتر طریق پر سمجھ آنے لگتی ہے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ آپ خود اچھائی اور برائی میں امتیاز کریں بچوں کو بچپن ہی سے اچھی باتیں بتائیں۔ ان باتوں کی عادت ڈالیں۔ بری باتوں سے بچائیں اور بار بار ہرگز نہ کرنے دیں۔ آپ نے گلی میں کھیلتے ہوئے بچوں کو دیکھا ہو گا کہ وہ بعض اوقات ایک دوسرے کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہیں جنہیں ان کی حقیقتاً سمجھ نہیں ہوتی لیکن وہ کہتے ضرور ہیں۔ اور کہتے اس لئے ہیں کہ انہوں نے اپنے والدین اور بڑے بہن بھائیوں سے اسی طرح وہ باتیں کہتے سنا ہے۔ وہ بار بار سنتے ہیں اور بار بار سننے کی وجہ سے انہیں عادت پڑ جاتی ہے۔ والدین یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی ایسی بات نہیں بڑا ہو کر اس بات کو چھوڑ دے گا۔ حالانکہ بڑا ہو کر تو اس کی وہ بات پختہ ہو جائے گی۔ اور اس کے دل میں اس طرح میخ کی طرح گڑ جائے گی کہ وہ اس سے ہٹ ہی نہیں سکے گا۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ بچوں کی عادات کی طرف نگاہ رکھی جائے۔ بالارادہ نیک عادات ڈالی جائیں۔ اور عزم مصمم کے ساتھ بری باتوں سے گریز کروایا جائے۔ جب تک ایسا نہ کریں اس وقت تک بچے اپنے لئے صحیح راستہ متعین نہیں کرسکتے۔

پس آیئے ہم اس بات کا ارادہ کرلیں کہ ہر بات جو اچھی ہے وہ بچوں سے بار بار کروانی ہے اور ہر وہ بات جو بری ہے وہ بچے سے دوسری دفعہ بھی نہیں ہونے دینی۔ پہلی ہی دفعہ اس کو روکا جائے۔ اور اس طرح روکا جائے کہ وہ دوسری دفعہ وہ بات کرنے کے لئے تیار نہ ہو اور اگر تیار ہو بھی جائے تو وہ اس سے گریز کرے۔ بچوں کی تربیت کے لئے یہ دونوں باتیں نہایت اہم ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کر سکیں۔ وہ ہر برائی سے گریز کرنے والے ہوں اور ہر اچھائی کو اختیار کرنے پر مائل رہیں۔

پاؤں پاؤں چلا ہُوں ساری عمر
ہولے ہولے پلا ہوں ساری عمر
ان کے سانچے کی خیر ہو یارب
میں اسی میں ڈھلا ہوں ساری عمر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محترم نواب مسعود احمد خان صاحب

صوبیدار (ریٹائرڈ) نذر حسین

آج جو حافظہ کی گرہ کھلی تو سال 1932ء یاد آ گیا گو اس کو گزرے کئی برس چکے ہیں اور یہ اس قدر دور جا چکا ہے کہ میں اگر اس کو مڑ کر دیکھنا بھی چاہوں تو مشکل ہے کہ اس کی ایک جھلک پا سکوں لیکن اس سے وابستہ و پیوستہ یادیں من و عن ذہن میں محفوظ و موجود ہیں اور حال کی ان کڑیوں میں محفوظ کرتی ہیں۔ سال مذکور میں عاجز راقم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں دسویں جماعت کا طالب علم تھا آج اس درس گاہ عالی اس درس گاہ ذیشان کی یاد کچھ اس طرح ابھری کہ جی بھر آیا اور آنکھیں آنسوؤں کا بوجھ نہ سہار سکیں قادیان کی یاد ان معصومیت میں ڈوبے ہوئے تعلیمی دور کی یاد سب باتیں یکجا ہوئیں اور حضرت امام جماعت الثانی کی وہ طویل نظم یاد آئی جو آپ نے بیت الفضل لندن کے افتتاح کے موقع پر ارشاد فرمائی تھی ان میں سے دو اشعار حصول ثواب کی غرض سے یہاں لکھتا ہوں آپ نے قادیان کی یاد میں فرمایا

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

اسی نظم کا دوسرا شعر کچھ اس طرح فرمایا

آہ کیسی خوش گھڑی ہو گی کہ بانیل مرام
باندھیں گے رخت سفر کو ہم برائے قادیاں

آج ہر احمدی کی زبان پر یہ اشعار ہیں۔ اس میں دور رس معانی ہمارے حال دل کی ترجمانی کرتے ہیں۔

قادیان کی یاد اور اس سال یعنی 1932ء کی یاد کے ساتھ ایک نہایت درجہ مقتدر وجود کی یاد بھی وابستہ ہے جس کا بطور خاص ان تمہیدی جملوں کے بعد ذکر کرنا مقصود ہے یہ وجود مسعود نواب مسعود احمد خان صاحب کا ہے جو کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ اسم بامسمیٰ تھے میرے ہم جماعت یعنی کلاس فیلو تھے اور حقیقت تو کچھ یوں ہے کہ کلاس فیلو ہونے کے ساتھ ساتھ سیٹ فیلو بھی تھے۔ خوش پوش، خوش ہوش، سلیم الطبع، اطوار و عادات کے لحاظ سے سادہ، خاموش طبیعت، غریب پرور اور درویش منش انسان تھے۔ اپنی ذاتی و خاندانی وجاہت کا کبھی اظہار نہ کیا۔ سادہ لباس زیب تن ہوتا اور سر پر گتے والی رومی ٹوپی پہنتے موسم کے لحاظ سے کوٹ کا استعمال بھی آپ کے معمول میں تھا عام طور پر خاموش رہتے لیکن جب گویا ہوتے تو منہ سے پھول جھڑتے۔ خوشبو کا استعمال بھی آپ کی زندگی کا ایک جزو لازم تھا۔ یہ خوشبو ایسی کہ خاکسار نے اس کی تلاش متحدہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں بھی کی لیکن ناکامی ہوئی ملازمت کے دوران دوسرے ممالک میں بھی جانے کا اتفاق ہوا اور جستجو یہی رہی کہ نواب صاحب جو خوشبو استعمال کرتے تھے وہ حاصل کر سکوں لیکن کسی بازار سے اس کا ملنا ناممکن ہی ہوا۔ تعلیمی دور میں آپ سے یہ سوال پوچھا کہ آپ کون سی خوشبو استعمال کرتے ہیں یوں کچھ مناسب نہ لگا۔ وقت اپنی مخصوص رفتار کے ساتھ گزرتا گیا۔ سالانہ امتحانات 15 مارچ 1933ء کو منعقد ہوئے ان دنوں دسویں جماعت کا سالانہ امتحان پنجاب یونیورسٹی کے ماتحت ہوتا تھا۔ کلاس کا شیرازہ بکھرا۔ امتحانات ختم ہوئے اور طلباء اپنی اپنی تقدیر کے مطابق مستقبل کی گود میں جا پہنچے اور یوں انگریزی زبان کا یہ مقولہ صادق آیا۔

Once we were together

مجھے ملازمت کرنی تھی سو وہ اختیار کر لی اور یوں جلسہ سالانہ پر حاضری کا تسلسل جو 1927ء سے 1933ء تک کا تھا اس میں تعطل پیدا ہوا۔ ملازمت کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں جو در پیش آئیں ننگ خدمت میں جو کچھ کہا گیا تھا وہ صادق آیا۔ یعنی ۔

جا پڑی غیر کے ہاتھوں میں ہر بات اپنی
نہ رہا دن اپنا نہ رہی رات اپنی

جلسہ سالانہ قادیان کے ایام میں رخصت نہ مل سکی لیکن قادیان کی زیارت سے میں مستفیض ہوتا رہا اور جب بھی رخصت ملتی امرتسر سے قادیان جاتا اور دعائیں کرتا ایک دفعہ اچانک نواب صاحب سے ملاقات ہو گئی بڑے تپاک سے ملے کئی سالوں کے بعد ملنا نصیب ہوا حال احوال دریافت کئے اور مجھے اپنے باغ میں جو "نواب صاحب" کے باغ سے جانا جاتا تھا پر تکلف چائے پلائی اور حال احوال کا تبادلہ ہوا یوں نواب صاحب نے اپنے کلاس فیلو اور سیٹ فیلو ہونے کا ثبوت دیا۔ زمانہ نے کئی کروٹیں لیں۔ ملک ہندوستان تقسیم ہو گیا۔ قادیان ہندوستان میں چلا گیا۔ آبادیاں بدلیں جائیدادیں بدلیں۔ قادیان جانے کی وہ سہولتیں نہ رہیں۔ نواب مسعود احمد خان صاحب کو ان کی زرعی جائیداد جو ہندوستان میں تھی کے عوض میں علاقہ تھل تحصیل و ضلع خوشاب میں زرعی اراضیاں الاٹ ہوئیں۔ اور آپ نے ریلوے اسٹیشن مٹھہ ٹوانہ سے ایک کلومیٹر مغرب میں میانوالی جانے والی پختہ سڑک پر اپنی کوٹھی تعمیر کروائی اور اس کے ساتھ ملحقہ باغ لگوایا۔ یہ کوٹھی خاص و عام میں کوٹھی نواب صاحب کے نام سے موسوم ہوئی اور بسوں اور ٹرکوں کا اڈہ بھی ساتھ ہی ساتھ بن گیا۔ نواب صاحب نے اپنی رہائشی کوٹھی ربوہ میں تعمیر کرائی اور اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کی غرض سے کوٹھی نواب جاتے رہتے ادھر خاکسار نے بھی کئی انقلابات دیکھے اور ملازمت کے سلسلہ میں تھل کے محکمہ ترقیاتی تھل میں قائد آباد (تھل) تحصیل و ضلع خوشاب میں متعین ہوا۔ قائد آباد نواب صاحب کی "کوٹھی نواب سے" گیارہ میل مغرب میں واقع ہے۔

1945ء کا جلسہ سالانہ قادیان خاکسار کے لئے آخری جلسہ ثابت ہوا اس کے بعد قادیان جانے کا موقع نہ مل سکا۔ ملک ہندوستان بھی تقسیم ہو گیا۔ نواب صاحب کے متعلق کچھ علم نہ ہو سکا کہ آپ کہاں ہیں۔ اور کئی برس بغیر ملاقات کے گزر گئے کہ اچانک ایک دن قائد آباد کے بازار میں نواب صاحب سے ملاقات ہو گئی اور اس قدر خوشی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے تقسیم ملک اور آبادیوں اور جائیدادوں کے تبادلہ کے بعد آپ سے یہ پہلی ملاقات تھی میں آپ کو اپنی ڈیوٹی والی جگہ وائرلیس سٹیشن قائد آباد لے گیا۔ یہ وائرلیس سٹیشن شہری آبادی اور بازار سے دور کھلی فضا میں قائم تھا آس پاس کوئی اور عمارت نہ تھی آپ اس فضا میں ایک وائرلیس سٹیشن کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور بہت سی باتیں محکمہ تھل اور اس کے ذمہ کارروائیوں کے متعلق پوچھیں بظاہر اس جنگل میں نواب صاحب کے حسب حال تواضع کرنا میرے لئے مشکل تھا بلکہ ناممکن ایک مددگار کارکن کو چائے بنانے کے لئے کہا اور جیسے کیسے وسائل تھے ان کے مطابق چائے پیش کی یوں مجھ کو اپنی کم مائیگی اور وسائل کی کمی کا بہت احساس ہوتا رہا اور بہت کچھ احساس شرمندگی رہا۔ لیکن نواب صاحب نے اس چائے کی اس قدر تعریف کی کہ مجھے کچھ حوصلہ ہوا۔ دراصل قائد آباد کے بازار سے چائے منگوانا اس لئے ممکن نہ تھا کہ ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلہ سے چائے منگوانے سے اس کے خراب ہونے اور بے ذائقہ ہونے کا خدشہ تھا۔ بہرحال نواب صاحب کی بلند حوصلگی سے مجھے کچھ زیادہ ندامت نہ ہوئی۔ اس ملاقات کے دوران ہی یہ تمام باتیں معلوم ہوئیں کہ آپ کو علاقہ تھل میں زمینیں الاٹ ہوئی ہیں اور کوٹھی نواب اور ربوہ میں رہائشی کوٹھی کا ذکر بھی اسی ملاقات میں ہوا نواب صاحب نے جماعت احمدیہ قائد آباد کے متعلق تفصیلی گفتگو فرمائی اور بعض مفید تربیتی امور زیر بحث رہے اور آپ نے مفید نصائح سے مستفیض کیا۔ اس کے بعد تو ملاقاتوں کا سلسلہ چل نکلا اور کئی بار آپ اسی وائرلیس سٹیشن پر تشریف لائے اور ایک تعلق قائم رہا۔ فیلڈ مارشل ایوب خان نے اپنے دور حکومت میں ملک میں بنیادی جمہوریتوں کے نظام کو رائج کیا اور اس کے لئے انتخابات منعقد ہوئے۔ کچھ ممبران تو بذریعہ چناؤ چن لئے گئے اور بعض کو نامزد ممبر مقرر کیا گیا۔ یہ نامزد ممبران با اثر لوگوں کی سفارش سے چنے جاتے تھے۔ قائد آباد میں نواب مسعود احمد خان کے بھتیجے نواب عباس احمد خان صاحب نے ریشمی کپڑے بنانے کا ایک کارخانہ نصب کیا اور اس کا منتظم سید سجاد احمد صاحب کو مقرر کیا پھر ان صاحب کو بنیادی جمہوریتوں کے نظام میں اپنے اثر و رسوخ سے نامزد ممبر بھی بنوا دیا ادھر یونین کونسلوں کے انتخاب ہوئے ممبروں کا چناؤ ہوا اور پھر ہر یونین کونسل میں ان نامزد و منتخب ممبران نے اپنے اپنے چیئرمین بھی چننے تھے۔ احمدیوں کا ایک ممبر نامزد سید سجاد احمد تھا جو کہ چیئرمین کے چناؤ کے لئے ووٹ دینے کا حقدار تھا۔ قائد آباد سے ملحق ایک اور موضع کے ایک بہت بڑے زمیندار چیئرمین یونین کونسل کا انتخاب لڑنا چاہتے تھے۔ اس غرض سے ان کو سید سجاد احمد صاحب کے ووٹ کی بھی ضرورت تھی ان امیدوار ملک صاحب نے یہ کھوج لگا لیا تھا کہ نواب مسعود احمد خان صاحب اگر سید سجاد احمد کو ووٹ کے لئے کہیں گے تو وہ انکار نہ کر سکیں گے لہٰذا ملک صاحب موصوف و مذکور میرے پاس آئے اور مجھے کوٹھی نواب تک چلنے کو کہا شام کا وقت تھا۔ میں ملک صاحب کے ساتھ ہو لیا اور ہم آن کی آن میں کوٹھی نواب صاحب پہنچ گئے۔ جہاں پر نواب صاحب موجود تھے میں نے ملک صاحب کا تعارف کرایا اور ملک صاحب نے ملاقات کا مقصد بیان کیا۔ نواب صاحب نے نہایت فراخدلی کا ثبوت دیا اور ملک صاحب کے ساتھ ایسے گھل مل گئے کہ گویا صدیوں پرانے دوست تھے۔ جب ملک صاحب نے سید سجاد احمد صاحب کے ووٹ کے حاصل کرنے کا ذکر کیا اور نواب صاحب سے رقعہ سفارشی لکھنے کو کہا تو نواب صاحب نے جواب میں کہا کہ میرے رقعہ کی چنداں ضرورت نہیں اور میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ شخص جو آپ کے ساتھ آیا ہے یہ میرا کلاس فیلو ہے یہ میری طرف سے سید سجاد احمد کو کہہ دے گا تو اس کو آپ کے حق میں ووٹ دینے سے کوئی عذر نہ ہو گا اور یوں نواب صاحب نے میری وقعت اور بڑھا دی اور ہم واپس بڑی امیدوں کے ساتھ ہوئے۔

1963ء میں خاکسار نے ربوہ کے محلہ فیکٹری ایریا میں مختصر سا رہائشی مکان بنوایا اور اپریل 1964ء میں اپنے بچوں کو نئے تعمیر شدہ مکان میں لے آیا اور مختلف درس گاہوں میں ان کو داخل کرا دیا خود قائد آباد ملازمت کرتا رہا ان دنوں اتوار کو چھٹی ہوتی تھی اس لئے اتوار گزارنے ربوہ آ جایا کرتا تھا پھر تو نواب صاحب سے ملاقاتیں اکثر ہوتی رہیں، ربوہ کی رہائش کے بعد پہلے جب نواب صاحب سے ملاقات ہوئی اور میں نے نقل مکانی کا ذکر کیا تو آپ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور حسب سابق اپنی دار الصدر والی کوٹھی میں ایک پر تکلف چائے کی دعوت سے نوازا۔ یہ نواب صاحب کا میرے ساتھ ایک دلی مخلصانہ لگاؤ تھا جو احمدیت کے علاوہ کلاس فیلو اور سیٹ فیلو ہونے کا باعث تھا جب کبھی میں بازار جاتا اور نواب صاحب مجھے دیکھ لیتے تو اپنی کار کو روکتے اور مل کر جاتے خواہ آپ کے ساتھ آپ کے فیملی ممبر بھی ہوتے ایک عید کے موقع پر خاکسار اپنے لڑکوں کے ساتھ عبادت عید بیت مبارک کے شمالی حصہ میں ادا کر رہا تھا کہ نواب مسعود احمد خان صاحب بعد از عبادت عید ادھر آ گئے اور میرے سب بچوں کو عید ملے سب کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرا اور ان کو بتایا کہ آپ کے والد میرے کلاس فیلو تھے اگر کسی بینک میں یعنی ربوہ کے بینک میں ملاقات ہو جاتی تب بھی یہی

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

خوش قسمت ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی پناہ لیتا ہے اور کون ہے جو بجز خدا تعالیٰ کے ان آفات سے پناہ دے سکتا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوپی چند نارنگ

لفظوں میں فاصلہ اور لفظوں کو ملا کر لکھنا

1- لفظوں میں فاصلے اور لفظوں کو ملا کر لکھنے کے بارے میں ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کمیٹی کی ان تجویزوں کو مان لینا چاہئے:

(الف) لفظوں کے درمیان فاصلہ رکھا جائے اور یہ فاصلہ یکساں ہو۔ نیز یہ فاصلہ اس فاصلے سے زیادہ ہو جو ایک لفظ کے دو ٹکڑوں کے بیچ میں رکھا جائے۔

(ب) ایک لفظ کے اوپر دوسرا لفظ یا ایک حرف کے اوپر دوسرا حرف کسی حالت میں نہ لکھا جائے۔

البتہ مرکبات کے بارے میں ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کمیٹی کی تجویز کہ "مرکب لفظ جو دو یا زیادہ لفظوں سے بنے ہوں' آپس میں ملا کر نہ لکھے جاویں' بل کہ ہمیشہ الگ الگ لکھے جائیں" قابل قبول نہیں' کیونکہ دو یا زیادہ لفظوں سے مل کر بننے والے لفظ کئی طرح کے ہیں۔ اس بارے میں مرکبات اور مشتقات میں فرق کرنا ضروری ہے۔ مرکبات میں استعمال ہونے والے الفاظ آزاد صرفیے (Free Morphemes) ہوتے ہیں' مثلاً خوب صورت' خوش مذاق' گل بدن' دل لگی۔ ان میں سے ہر لفظ آزادانہ استعمال ہو سکتا ہے' اور الگ سے اپنے معنی رکھتا ہے چنانچہ اصولی طور پر مرکبات میں لفظوں کو الگ الگ لکھنا چاہئے' لیکن مشتقات کا معاملہ دوسرا ہے۔

مشتقات سابقوں یا لاحقوں کے ملانے سے بنتے ہیں۔ بہ' بے' سار' گار' وار' زار' گر' گسار' بان' آن' رساں' ساں' گیں' پن' لا وغیرہ آزاد صرفیے نہیں' پابند صرفیے (Bound Morphemes) ہیں۔ یہ تنہا استعمال نہیں ہو سکتے' اور تنہا طور پر اردو میں کوئی معنی نہیں رکھتے۔ جب الگ سے ان کے کوئی معنی نہیں تو ان کو الگ لکھنے کی سفارش کیسے کی جا سکتی ہے۔ اگرچہ اصولی بات یہی ہے کہ تمام مشتقات کو ملا کر لکھنا چاہئے' لیکن دشواری یہ ہے کہ اردو میں مشتقات کی بعض شکلوں کو ملا کر لکھنے کا چلن نہیں۔ مثلاً شاندار' جاندار' زمیندار' خریدار' دلدار' تھانیدار تو ملا کر لکھے جاتے ہیں' لیکن ایمان دار' مہمان دار' دکان دار' چمک دار' کانٹے دار' لچھے دار میں دار الگ لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح اگرچہ دستگیر' دلگیر' جہانگیر' عالمگیر ملا کر لکھتے ہیں' لیکن آفاق گیر' ملک گیر' دامن گیر' کف گیر میں گیر الگ لکھا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں چلن کو نظر انداز نہیں کیا سکتا۔

چنانچہ اس بارے میں اصول یوں ہو سکتے ہیں۔

2- مرکبات

مرکبات میں جہاں تک ہو سکے' الفاظ الگ الگ لکھنا چاہئے۔

خوب صورت، خوش رنگ، نیک بخت، گل بدن، آج کل، دل لگی، گل دستہ، ہم رنگ، جفا شعار، توپ خانہ، بت خانہ، فن کار، گل کاری، قلم کار، دست کار، عدم آباد،

لیکن کچھ مرکب الفاظ کو ملا کر لکھنے کا چلن راسخ ہو چکا ہے' مثلاً شبنم' دستخط۔ ان کو اسی طرح لکھنا مناسب ہے۔ پیچیدہ ایک لفظ ہے' اس کو آج کل بعض لوگ پے چیدہ لکھتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔

3- مشتقات مشتقات کو اصولی طور پر جہاں تک ممکن ہو' ملا کر لکھنا چاہئے' البتہ جن لفظوں کو الگ سے لکھنے کا چلن ہے' انہیں الگ ہی لکھا جائے:

کمتر۔ بیشتر۔ ستمگر۔ پیشتر۔ پاسبان۔ جانور تاجور۔ کرخندار۔ زمیندار۔ شاندار۔ دلدار خریدار۔ دستگیر۔ جہانگیر۔ عالمگیر۔ دلگیر خاکسار۔ دلکش۔ باغیچہ۔ غالیچہ۔ بچپن۔ لڑکپن غمگین۔ سرگیں۔

4- سابقہ ان سابقہ ان کو اردو میں الگ سے لکھنے کا چلن ہے:

ان پڑھ۔ ان گھڑ۔ ان جان۔ ان گنت۔

5- سابقہ بے سابقہ بے کو زیادہ تر الگ ہی لکھا جاتا ہے:

بے ریا۔ بے خوف۔ بے مزہ۔ بے تحاشا۔ بے حساب۔ بے بس۔ بے شک۔ بے رخی۔ بے ثبات۔ بے خواب۔ بے جان۔ بے رحم۔ بے ایمان۔ بے گناہ۔ بے ریا۔ بے دھڑک۔ بے گھر۔ بے آسرا۔ بے ڈھنگا۔ بے کیف

البتہ کئی الفاظ میں بے کو ملا کر لکھنے کا چلن ہے جو صحیح ہے:

بیکار۔ بیشک۔ بیگانہ۔ بیباک۔ بیتاب بیوقوف۔ بیدخل۔ بیخود۔ بیدل۔ بیدم بیہوش۔ بیکل۔

6- لاحقے بہ' چہ' کہ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کمیٹی کی سفارش کہ "فارسی لفظ بہ' نہ' چہ' کہ وغیرہ جو...... کبھی ملا کر اور کبھی الگ لکھے جاتے ہیں' اردو عبارت میں الگ لکھے جائیں" قابل قبول نہیں۔ اس لئے کہ اول تو یہ تمام پابند صرفیے ہیں' دوسرے ان میں سے بعض لاحقے ایسے الفاظ میں آتے ہیں جو جملوں کو ملانے کے لئے کثرت سے استعمال ہوتے ہیں' اور جن کی ملی ہوئی شکلیں اس حد تک چلن میں آ چکی ہیں کہ ان کو بدلنا آسان نہیں۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ انہیں ملا کر ہی لکھا جائے۔

چنانچہ اس بارے میں اصول یہ ہوا: بہ' چہ' کہ لاحقے ہیں اور مشتقات میں استعمال ہوتے ہیں' اور ان کی ملی ہوئی شکلیں پوری طرح چلن میں آ چکی ہیں' اس لئے ان کو ملا کر لکھنا ہی مناسب ہے:

بلکہ۔ کیونکہ۔ چونکہ۔ چنانچہ۔ جبکہ۔ بخوبی بہرحال۔ بدستور۔ بخدا۔ بدقت۔ بدولت باندازخاص۔ غرضیکہ۔ حالانکہ۔ بشرطیکہ

7- مجھکو' مجھ کو بعض اوقات ضمائر کو کلمات جار کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے' مثلاً' مجھکو' تجھکو' اسنے' اسلئے۔ انہیں غلط تو نہیں کہا جا سکتا' البتہ انہیں الگ سے لکھنا مرجح ہے: مجھ کو' تجھ کو' اس نے' اس لئے' مجھ سے' ہم پر' جس کا۔ اسی طرح کے لئے' کے واسطے' جب تک' کیوں کر' جان کر' وغیرہ کو بھی ملا کر نہیں لکھنا چاہئے۔

8- گا گے گی کو افعال کے ساتھ ملا کر نہیں' بلکہ الگ الگ لکھنا چاہئے:

جائے گا۔ آئیں گے۔ پڑھے گا۔ کھائیں گے چاہیں گی۔ لکھیں گے

9- انگریزی اور یورپی الفاظ جس طرح اردو میں رائج ہیں' ویسے لکھنے چاہئیں' البتہ کوئی نیا لفظ لکھنا ہو تو اس کے صوتی اجزا کو الگ الگ لکھنا مناسب ہو گا:

یونیورسٹی۔ گلکرسٹ۔ کانفرنس۔ پارلیمنٹ انسٹی ٹیوٹ۔ ٹیلیفون۔ ریڈیو۔ انسپکٹر۔ ڈاکٹر مسٹر۔ مسز۔ اسٹیشن۔ میونسپلٹی۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلیگرام

سمینار کو سے می نار لکھنا درست نہیں۔ ہاں مندرجہ ذیل الفاظ کے اجزاء کو الگ الگ کر کے لکھنا مناسب ہے:

ہائی وے۔ ہائی جیکنگ۔ ٹیلی ویژن۔ ٹیلی کاسٹ۔ کاپی رائٹ۔ انڈی پنڈنٹ

پولیس کو آج کل بعض لوگ ہندی کی نقل میں پولس لکھتے ہیں جو غلط ہے۔

تعارف

جلسہ اعظم مذاہب پر اجمالی نظر

"جلسہ اعظم مذاہب" آج سے سو سال قبل لاہور میں منعقد ہوا تھا۔ جس کا انتظام ایک ہندو رہنما سوامی سادھو شوگن چندر نے کیا تھا۔ اس عالمی کانفرنس میں 16 مختلف مذاہب اور مکاتب فکر نے حصہ لیا۔ اور ان کے نمائندوں نے اپنی اپنی الہامی کتاب سے مخصوص 5 سوالوں کے جوابات دیئے۔ ان 16 دانشوروں میں سے ایک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ بھی تھے۔ آپ نے مخصوص پانچ سوالوں کا جواب کلام الٰہی سے تیار فرمایا اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو یہ مضمون اس جلسہ میں پڑھنے کے لئے معین فرمایا۔ آپ کے مضمون کو اپنوں اور غیروں کی طرف سے خوب داد ملی۔ اور ہر خاص و عام کی زبان پر آپ کے مضمون کے بارہ میں یہ الفاظ تھے کہ "یہ مضمون بالا رہا"۔

مکرم حنیف احمد محمود صاحب فاضل عربی نے اپنی کتاب "جلسہ اعظم مذاہب پر اجمالی نظر" میں وہ سب کچھ مہیا کر دیا ہے جو اس جلسہ سے متعلقہ ہے۔ 144 صفحات پر مشتمل یہ کتاب فوٹوز سے مزین ہے۔ اس جگہ کی فوٹوز بھی جہاں یہ کانفرنس ہوئی کتاب کی زینت ہیں۔ ٹائیٹل بہت دلکش اور جاذب نظر ہے جو اس امر کی واضح عکاسی کر رہا ہے کہ کلام الٰہی باقی تمام دوسری کتب سے افضل و اعلیٰ اور جامع کتاب ہے جس میں ہر قسم کی تعلیم موجود ہے۔

مصنف نے اس کتاب کے سات باب باندھے ہیں۔ باب اول میں اس جلسہ کا پس منظر بیان کیا گیا ہے جس میں جلسہ کی اغراض' پانچ سوالات کے علاوہ اور بہت سی تفاصیل ہیں۔ جن میں جلسہ گاہ کی تفصیل۔ حاضرین کے بیٹھنے کے انتظامات کا ذکر خالی از دلچسپی نہیں۔

○ دوسرے باب میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کے مضمون پر تفصیل سے تبصرہ کیا گیا ہے۔ آپ کو مضمون لکھنے کی دعوت اور خدا کی طرف سے قبل از وقت بشارتوں کے ذکر کے علاوہ آپ کے مضمون پر منتظمین کے ریمارکس بھی شامل ہیں۔

○ تیسرے باب میں اخبارات کی آراء اور تبصرے شامل کئے گئے ہیں۔ جن میں اخبار چودھویں صدی۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ اور جنرل و گوہر آصفی کے تاریخ ساز تبصرے شامل ہیں۔

○ باب چہارم قارئین کے لئے بہت دلچسپی کا باعث ہے۔ اس میں آنکھوں دیکھا حال کے تحت جلسہ میں موجود اپنوں اور غیروں کے دلچسپ تاثرات اکٹھے کئے گئے ہیں۔

○ باب پنجم میں اس شہرہ آفاق لیکچر کی اشاعت اور تراجم کا ذکر ہے۔ آج تک ہونے والے 60 زبانوں میں تراجم کی فہرست دی گئی ہے اور اس پر 12 اخبارات اور دانشوروں کی آراء اور تبصرے موجود ہیں گویا کہ مغربی مفکرین کی آراء اکٹھی کی گئی ہیں۔

○ باب ششم میں تمام مقررین کے مضامین کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مضمون سے تقابلی موازنہ کیا گیا ہے۔ تقابلی موازنہ کرتے وقت پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا یہ فرمان مد نظر رہا ہے۔ کہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مضمون کے ساتھ ساتھ وہ تمام مقالہ جات پڑھیں جو اس کانفرنس میں پڑھے گئے تاکہ تقابلی موازنہ ہو سکے۔ اور حضرت بانی سلسلہ کے مضمون کا تفوق اور اعلیٰ ہونے کا علم ہو"

(کتاب ص 99)

ساتویں اور آخری باب میں ان چھ خوش بخت ہستیوں کا مختصر تعارف کروایا گیا ہے جنہوں نے اس جلسہ میں اہم کردار ادا کیا۔

(ادارہ)

○○○

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ محمود احمد صاحب- لاہور چھاؤنی

ڈاکٹر چوہدری برکت علی صاحب

رنگ و بو کے اس جہان میں کیا کیا ہستیاں پیدا ہو ہو آتی ہیں- جو اپنا ایک منفرد مقام رکھتی ہیں- ایسے انسانوں میں ایک چوہدری برکت علی بھی تھے- فورٹ عباس کے یہ رہنے والے تھے- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کی متعدد تحریرات ان کو ازبر تھیں مغربی لٹریچر سے بھی مس رکھتے تھے- احمدیت اور دعوت الی اللہ کے شیدائی تھے-

تختہ دار یہاں ایسی مخالفت کا واقعہ لکھتا ہوں- ایک قتل ہوا- جس کا قاتل چوہدری برکت علی کو قرار دے دیا گیا سیشن کورٹ سے ان کو پھانسی کی سزا سنا دی گئی اور جیل میں بند کر دیئے گئے-

ابھی پاکستان قائم نہیں ہوا تھا- بہاولپور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی گئی- اسی دوران پاکستان معرض وجود میں آگیا- ہندوستان کے باسی مہاجر جسٹس صاحبان اس ہائی کورٹ میں متعین ہوئے- جنہوں نے سماعت کی تاریخ دے دی-

ملتان میں شیخ فضل الرحمان اختر نے یہاں کے ایک معروف وکیل ملک کرم ایزد کی خدمات حاصل کرلی تھیں جنہوں نے بھائی برکت علی کے مقدمہ (اپیل) کی پیروی کرنا تھی- چنانچہ چوہدری برکت علی صاحب کا لڑکا بشیر ملتان آیا- جس کو ساتھ لے کر ہی ملک کرم ایزد ایڈووکیٹ کی کوٹھی پر پہنچا اور بتایا کہ تاریخ سماعت مقرر ہو گئی ہے- آپ نے بہاولپور کی عدالت میں کل پیروی کرنی ہے-

ملک صاحب نے فرمایا میں تو لاہور جا رہا ہوں کیونکہ وہاں تین لاکھ روپے کا مقدمہ ہے (آج سے پچاس سال پہلے کے تین لاکھ روپے ایک بڑی رقم ہوتی تھی) میں نے عرض کی ملک صاحب یہ تین لاکھ روپے ایک بے جان چیز ہے- لیکن جس کے لئے میں آیا ہوں وہ ایک زندہ انسان ہے جو بے گناہ سلاخوں کے پیچھے اذیت میں پڑا دن گزار رہا ہے-

ملک صاحب نے فوراً جواب دیا کہ میں لاہور نہ پہنچنے کی تار دے دیتا ہوں چنانچہ مقررہ تاریخ سماعت پر ملک صاحب ایڈووکیٹ بہاولپور سماعت کے لئے پہنچ گئے-

ان دو جج صاحبان نے ملک کرم ایزد کے دلائل سنے برکت علی صاحب کی برات کا فیصلہ سنایا فیصلہ لکھنے والی قلم سیاہی پنچ کر دی- فیصلہ میں لکھا "برا ہو تعصب کا ایک ایسے شخص کو تختہ دار پر لٹکایا گیا جس کا اس قتل سے دور کا بھی واسطہ نہیں"

شام سے پہلے جیل کا دروازہ کھولا گیا اور چوہدری برکت علی صاحب نے رات اپنے اہل و عیال میں آ گزاری-

یہ اس دبنگ داعی الی اللہ کا پچاس سال پہلے کا گزرا ہوا واقعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات اور سچائیوں پر ایمان رکھنے والا تھا-

وفات یافتہ بھائی چوہدری برکت علی صاحب موصی تھے- بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے- ان کی اولاد میں ایک لڑکا ہائی کورٹ میں ڈپٹی رجسٹرار ہے اور داعی الی اللہ ہونے کا رنگ اس میں اپنے باپ جیسا ہے- دوسرا لڑکا فورٹ عباس میں مقامی جماعت کا صدر رہے-

چوہدری برکت علی صاحب چوہدری محمد اسماعیل (وفات یافتہ) ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کے داماد تھے- جو محلہ دارالبرکات قادیان کے سابق صدر تھے- پاکستان بننے پر وہ دھرمپورہ لاہور میں سکونت پذیر ہوئے- موصی تھے- بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے- چوہدری برکت علی صاحب میرے ہمزلف تھے-

OOO

امیر ترین ملک قرار پایا ہے- کل قومی دولت میں سے ہر آسٹریلوی شہری کے حصہ آٹھ لاکھ پینتیس ہزار امریکی ڈالر آتے ہیں- آسٹریلیا کے بعد کینیڈا، لکسمبرگ، سوئٹزرلینڈ، جاپان، سویڈن، آئس لینڈ، قطر، متحدہ عرب امارات، ڈنمارک، ناروے اور بارھویں نمبر پر امریکہ آتا ہے- اس اعتبار سے اوسط آسٹریلوی کے حصہ اوسط امریکی کے مقابلہ میں دگنی دولت آتی ہے-

ورلڈ بینک کے جدید پیمانہ پر تنقید کرتے ہوئے اخبار کے ایک قاری نے اسے غیر حقیقی طریق قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جدید طریق تو ایسا ہی ہے جیسے ایک آدمی ایک محل کا مالک ہو وہ اور اس کی نسلیں اس سے فائدہ تو اٹھا سکیں لیکن فروخت نہ کر سکیں- جب جیب میں خرچ کے لئے پیسے ہی کم ہوں تو محل کی مالیت کس کام کی؟ اس نے کہا لاؤ مجھے میرے حصہ کے آٹھ لاکھ ڈالر دے دو میں جی بھر کے اپنی حسرتیں نکال لوں گا-

اکٹھے رہنے کا عہد- جب تک کہ طلاق ہمیں جدا نہ کر دے- ایک اخباری رپورٹ کے مطابق آسٹریلیا میں شادیوں کی تعداد روز بروز گر رہی ہے اور بغیر شادی کے اکٹھے رہنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے- چرچ چشم براہ ہیں کہ کوئی جوڑا شادی کی غرض سے ان میں داخل ہو- 1974ء میں فی ہزار آبادی پر 62 شادیاں سالانہ ہوتی تھیں جبکہ اب صرف 37 رہ گئی ہیں- بیس سال قبل عورتیں اوسطاً 21 سال کی عمر میں شادی کرتی تھیں اور اب یہ عمر بڑھ کر 27 سال ہو گئی ہے- جو شادیاں ہوتی بھی ہیں وہ چالیس فیصد طلاق کی نذر ہو جاتی ہیں- شادی کے بعد چھ سال کے عرصہ میں 10 فی صد دس سال بعد 20 فیصد- بیس سال بعد 30 فی صد 30 سال بعد 40 فیصد جوڑے طلاق حاصل کر لیتے ہیں- شادی کے لئے چرچ جانا اور پادری کی خدمات حاصل کرنا ایک غیر ضروری تکلف سمجھا جانے لگا ہے- چنانچہ 20 سال قبل 82% شادیاں چرچ میں ہوا کرتی تھیں جبکہ اب صرف 57% چرچ میں ہوتی ہیں اور باقی جوڑے سیکولر طریق پر شادی رجسٹر کرانا ہی کافی سمجھتے ہیں-

طلاقوں کی کثرت کو دیکھتے ہوئے اخباری رپورٹر لکھتا ہے کہ اب شادی کے موقع پر ہمیشہ اکٹھے رہنے کے عہد کی بجائے عملاً یہ عہد کیا جاتا ہے کہ ہم تب تک اکٹھے رہیں گے جب تک طلاق ہمیں علیحدہ نہ کر دے-

OOO

چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

دلچسپ خبریں

کیا فی کس قومی دولت کے اعتبار سے دنیا کا امیر ترین ملک آسٹریلیا ہے؟ دولت ماپنے کا روایتی طریق جو پہلے استعمال ہوتا رہا ہے وہ یہ ہے کہ سارے ملک کی مجموعی آمدنی کو کل افراد پر تقسیم کر کے فی کس آمدنی نکالی جائے- اس حساب سے دنیا بھر میں آسٹریلیا بیسویں نمبر پر آتا ہے اور یورپ کے اکثر ممالک، امریکہ، کینیڈا اور جاپان اس سے آگے ہیں- لیکن اس طریق میں گہرائی نہیں اور اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس ملک میں مسلسل قائم رہنے والی ترقی اور ماحولیات (Environ ment) کے اعتبار سے کتنی استعداد موجود ہے- روایتی طریق محض سطحی اور وقتی نوعیت کا ہے- آمد تو بتاتا ہے جائیداد نہیں-

اس کے مقابلہ میں ورلڈ بینک نے اس سال دولت ماپنے کا نیا تین پہلوؤں (Three Dimentional) والی تصویر پیش کرنے والا طریق وضع کیا ہے- اس جدید طریق کو استعمال میں لاتے ہوئے ورلڈ بینک نے 192 ممالک کی تمام دولت کا اندازہ لگایا ہے خواہ قدرتی ہو جیسے زمین، پانی کے ذخائر، زمین میں مدفون خزائن (معدنیات وغیرہ کے) یا خود پیدا کردہ ہوں جیسے شہریوں کے کمانے کی استطاعات، ریلوے، سڑکیں، بجلی گھر اور جملہ تعمیرات وغیرہ- اس نئے پیمانہ کی رو سے آسٹریلیا دنیا کا

صفیہ اشرف سرگودھا

ممنونِ احسان

لمبا عرصہ پہلے کی بات ہے کہ میں اور میری ایک کزن انگلش (بی-اے) کے سپلیمنٹری امتحان دینے لاہور گئیں وہاں اپنے ایک عزیز کے ہاں ماڈل ٹاؤن میں قیام کیا- اس زمانے میں سوائے لاہور کے سپلیمنٹری امتحانات کے سنٹر کسی اور شہر میں نہیں بنتے تھے- یہ 1960ء کی بات ہے- ہمارا سنٹر یونیورسٹی ہال تھا اور امتحان کا وقت غالباً ساڑھے آٹھ بجے تھا- ہم لوگ صبح سویرے وقت کا اندازہ کر کے گھر سے نکلیں لیکن ابھی کچھ دور ہی گئے تھے کہ گاڑی کا پہیہ نکل گیا اور وہ جھٹکے کھاتی سڑک سے نیچے رک گئی ہم لوگ بال بال بچ گئے لیکن اب مسئلہ سنٹر تک پہنچنے کا تھا کیونکہ اس زمانے میں ماڈل ٹاؤن سے شہر کے لئے کوئی سواری مہیا نہیں ہوتی تھی- ہم لوگ برقعوں میں ملبوس پریشان حال سڑک کنارے کھڑی بے بسی سے ہر کار کو آتے اور گزرتے دیکھ رہی تھیں اور سال برباد ہونے کا خیال اور بھی اذیت پہنچا رہا تھا- کہ لاہور آ کر بھی ناکام واپس جانا پڑے گا- ہمارے ڈرائیور نے گاڑی کو رکنے کا اشارہ دیا لیکن بے سود سترہ یا اٹھارہ کاریں گزر گئیں کسی نے توجہ تک نہ دی اتنے میں ایک نئی شان دار کار ہمارے پاس سے گزری اور پھر چند گز کے فاصلے پر جا کر رکی اور واپس آ گئی اس میں دو بھائی بیٹھے تھے جو حلیے سے معزز اور شریف نظر آ رہے تھے اور خاندانی نجابت بھی عیاں تھی انہوں نے ڈرائیور سے کچھ پوچھا اور پھر ہمیں پچھلی سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا ہم دونوں بھاگ کر بیٹھیں اور یونیورسٹی پہنچانے کی درخواست کی سانس میں سانس آئی تو ہم نے مخصوص انگوٹھی اور طرز گفتگو سے اندازہ کر لیا کہ ہمارے یہ بھائی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں- اترتے وقت ہم صحیح طرح سے انکا شکریہ بھی ادا نہ کر سکیں کہ وقت کچھ زائد ہو چکا تھا- صرف یہی پوچھا کہ آپ کہاں رہتے ہیں انہوں نے اپنی کوٹھی کا نمبر بتایا اور دوسرے بھائی نے اپنے ساتھی کو حمید بھائی کہہ کر پکارا- ہم لوگ دوسرے دن واپس سرگودھا آ گئیں اور پھر بہت بعد میں ہمیں پتہ چلا کہ ہمیں لفٹ دینے والے مکرم جناب حمید نصراللہ خان صاحب تھے- اللہ تعالیٰ سے ہم نے ہمیشہ ان کے لئے دعائیں مانگیں کہ انہوں نے ہم پر یہ بڑا احسان کیا تھا اور یہ کہ ان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آئی ہوگی کہ ہم احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتی ہیں-

دوسرا واقعہ جو میں بیان کر رہی ہوں وہ بھی بہت عرصہ پہلے کا ہے کہ میرے بڑے بھائی (حافظ مسعود احمد صاحب) مجلس مشاورت کی سب کمیٹیوں کے اجلاس میں شمولیت کے بعد (رات بارہ بجے کے بھی بعد) ربوہ سے سرگودھا آ رہے تھے ان کے ساتھ افراد خانہ بھی تھے- جب انکی گاڑی لالیاں سے کچھ آگے آئی تو اچانک ایک عورت جھاڑیوں کے پیچھے سے نمودار ہوئی اور اس نے گاڑی روکنے کے لئے ہاتھ سے اشارہ دیا اس وقت اور اتنے ویرانے میں عورت کا وہاں آنا بہت تعجب خیز تھا کیونکہ ان دنوں وہ جگہ خاصی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بیت المقدس میں اسرائیلی بستیوں کی تعمیر

اسرائیل کے وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو نے اعلان کیا ہے کہ مقبوضہ بیت المقدس میں قریباً ساڑھے چھ ہزار مکانات اسرائیلیوں کی رہائش کے لئے تعمیر کئے جائیں گے۔ بیت المقدس ان علاقوں میں سے ایک ہے جن پر اسرائیل نے 1967ء کی چھ روزہ جنگ میں قبضہ کر لیا تھا۔ اسرائیلی وزیراعظم نے بتایا ہے کہ اس رہائشی منصوبے کے کاغذی مراحل دو ہفتوں میں مکمل ہو جائیں گے جس کے فوراً بعد تعمیرات کے لئے بنیادیں کھودنے کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

اسرائیل کے اس فیصلے نے فلسطینیوں اور عربوں کو سخت مضطرب کر دیا ہے۔ فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ یہ منصوبہ اسرائیل کے ساتھ طے پانے والے امن سمجھوتے کے خلاف ہے اور اس سے صورت حال سخت کشیدہ ہو جائے گی۔ اسرائیل کے وزیراعظم نے شکوہ کے رنگ میں کہا ہے کہ ایسی صورت حال ختم ہونی چاہئے کہ اگر عربوں کو کوئی فیصلہ پسند نہ آئے تو وہ بندوقیں اور بم اٹھا لیں۔ ادھر اسرائیلی فوج اور پولیس نے عربوں کی طرف سے متوقع تشدد کو روکنے کے لئے اپنی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔

عرب ممالک کی طرف سے اس مسئلے پر سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کی تیاریں شروع کر دی ہیں۔

اسرائیل کے اس فیصلے سے مشرق وسطیٰ کے ماحول پر کشیدگی اور تشدد کے سائے لہرانے لگے ہیں۔ جس کی وجہ سے امریکہ اور یورپی ممالک نے بھی اسرائیل پر تنقید کی ہے اور اسے ایسے اقدامات سے باز رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ اگرچہ یورپی یونین کے ممالک اور امریکہ کی طرف سے اس معاملے پر اسرائیل کے خلاف سخت رد عمل ظاہر کیا گیا ہے لیکن فی الحال اسرائیل ان کی طرف سے کسی بات پر نرم پڑتا نہیں نظر آ رہا۔ جس سے خطرہ ہے کہ مشرق وسطیٰ کا امن درہم برہم ہو جائے گا۔

اسرائیل کے عام انتخابات سے پہلے سابق حکمران لیبر پارٹی کے وزیراعظم آں جہانی رابن اور پھر وزیراعظم شمعون پیریز کے دور میں امن کے ایک تاریخی مرحلے کا آغاز ہو گیا تھا اور صورت حال تیزی سے مکمل امن کی طرف بڑھ رہی تھی۔ لیکن بدقسمتی سے یہ پارٹی عام انتخابات ہار گئی اور انتہا پسند لیکوڈ پارٹی کے بن یامین نیتن یاہو نے اقتدار سنبھال لیا۔ ان کے اقتدار کے روز اول سے ہی کشیدگی کی فضا پیدا ہو گئی اور اندازہ یہی ہے کہ اس پانچ سال کے عرصے میں امن کی نوید ملنا مشکل ہی ہو گا۔

○○○

اسرائیل کی طرف سے چین سے تعاون کا اعلان

گزشتہ دنوں چین کے صوبہ سنکیانگ میں مسلمانوں اور چینوں کے درمیان مذہبی فسادات کی خبریں ملی ہیں۔ اس علاقے میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور یہ وہی علاقہ ہے جو پاکستان کی سرحد سے ملتا ہے۔ دنیا بھر میں اسلامی بنیاد پرستی کی جو لہر آئی ہوئی ہے اس کا اظہار چین کے مسلم علاقے میں بھی ہو رہا ہے۔

اسرائیل جو چاروں طرف سے مسلمانوں کے ممالک میں گھرا ہوا ہے ہمیشہ ہی مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کے منصوبے بنانے اور سازشیں کرنے میں مصروف رہتا ہے اسرائیل کو ان فسادات کی خبر ملی تو وہ فوراً چین کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ اسلامی عسکریت پسندوں کے خلاف چین سے تعاون کرے گا۔ چین کے دورہ کے اختتام پر اسرائیلی وزیر خارجہ ڈیوڈ لیوی نے کہا کہ ان کا ملک اور چین ان طاقتوں کی مخالفت میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑے ہو گئے ہیں جو دہشت گردی کے فروغ کے لئے مذہب کو استعمال کرتی ہیں۔

ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا کہ جب مذہب ہتھیار بن جائے اور جانیں لینا شروع کر دے تو یہ انتہائی خطرناک بات ہے۔ انہوں نے خصوصی طور پر اسلامی عسکریت پسندی کا حوالہ دیا۔

ان کا یہ بیان چینی صوبے سنکیانگ میں بموں کے دھماکوں کے بعد سامنے آیا ہے۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے بتایا کہ انہوں نے اس بارے میں چینی صدر جیانگ زیمن، وزیراعظم لی پنگ اور اپنے ہم منصب وزیر خارجہ چیان چی چنگ سے ملاقاتیں کی ہیں۔

○○○

بوسنیا اور کروشیا میں بارودی سرنگیں

آج کی جنگوں میں بارودی سرنگوں کا کردار بہت اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ بظاہر تو یہ سرنگیں ایک جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن جب جنگ ختم ہو جاتی ہے تو یہ سرنگیں سویلین لوگوں کی تباہی کا پیغام لے آتی ہیں۔ عام بے گناہ شہری جا بجا بچھی ہوئی ان بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں یا اپنے اعضاء سے محروم ہو جاتے ہیں۔

بوسنیا کی جنگ ختم ہو چکی ہے لیکن وہاں پر اب بھی سرنگوں کی تباہ کاریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ کروشیا کے علاقے میں بارودی سرنگیں صاف کرنے والے کمیشن کے سربراہ جنرل زونو میر گرسینکو نے بتایا ہے کہ کروشیا کے ایک چوتھائی علاقے میں اب بھی یہ سرنگیں بچھی ہوئی ہیں۔ ان کو صاف کرنے کے لئے 290 ملین ڈالر کی ضرورت ہے۔

جنرل کرینکو نے بتایا ہے کہ 1991ء میں جب جنگ شروع ہوئی تھی اس وقت سے لے کر اب تک 300 بچے بارودی سرنگوں کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بوسنیا کے علاقوں میں بھی بھاری تعداد میں سرنگیں بچھی ہوئی ہیں جن کی وجہ سے ہر ماہ 50۔ افراد ہلاک یا زخمی ہو گئے۔

○○○

افغان مسئلہ پر مذاکرات ناکام

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام افغانستان کے بارے میں مذاکرات کا دوسرا دور منگل کو اسلام آباد میں کسی نتیجے پر پہنچے بغیر ختم ہو گیا۔ کانفرنس کے شرکاء نے جنگ بندی، کابل کو غیر فوجی علاقہ قرار دینے اور افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کے قیام سمیت اقوام متحدہ کی مختلف تجویزوں کے مسودے پر غور کیا۔ مذاکرات میں طالبان اور اس کے متحارب گروپوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

افغانستان کے لئے اقوام متحدہ کے ایلچی نے کہا ہے کہ افغان امن مذاکرات میں کوئی پیش قدمی نہیں ہو سکی۔ انہوں نے کہا کہ بات چیت کا یہ دور چھ ہفتے پہلے کے اختتامی اجلاس سے زیادہ مشکل تھا۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ لڑائی نے امن کے عمل کو نقصان پہنچایا ہے۔ اسلام آباد میں ہونے والے افغان امن مذاکرات کے بارے میں انہوں نے مایوس کن تصویر پیش کی۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

تعارف کراتے کہ نذر حسین میرا قادیان کا کلاس فیلو ہے اور اس طرح میری عزت افزائی فرماتے۔

1977ء میں عاجز راقم ملازمت سے ریٹائر ہو گیا اور بیت الاقصیٰ کے چوک پر اچانک نواب صاحب سے ملاقات ہوئی حال احوال کا تبادلہ ہوا تو میں نے ملازمت سے فراغت کی خبر سنائی۔ اس پر نواب صاحب نے فرمایا کہ ابھی آپ تندرست ہیں اور پنجابی زبان کی کہاوت کہ "ساٹھا تے پاٹھا" کے الفاظ کہے اور ترغیب دلائی کہ بیکار نہیں بیٹھنا بلکہ کچھ نہ کچھ کرتے رہنا ضروری ہے آپ نے یہ ترغیب بھی پنجابی زبان میں یوں ادا فرمائی کہ "ویلے نہیں بیٹھنا" یعنی بیکار نہیں بیٹھنا۔ اس کے جواب میں میں نے آپ کو بتایا کہ خاکسار نے "وقف بعد از ریٹائرمنٹ" کے لئے درخواست گزار دی ہے۔ میرا یہ جواب سن کر آپ بہت خوش ہوئے۔ ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ لیکن کچھ عرصہ گزرا کہ نواب صاحب بیمار پڑ گئے اور ملک سے باہر بغرض علاج بھی گئے واپسی پر بوقت ملاقات آپ نے اپنی بیماری کی شدت کے متعلق مفصل حالات بتائے اور مجھے آپ کی صحت کا فکر ہوا۔ دعائیں کیں اور اس کے ساتھ فکر بھی آپ نے تو یہاں تک بتایا کہ "اب ڈاکٹروں نے مجھے گاڑی چلانے سے بھی منع کر دیا ہے" یہ بات میرے لئے بڑی فکر دلانے والی بات تھی۔ یوں آپ کے چہرہ سے کمزوری و نقاہت کے آثار نمایاں تھے۔

میں کسی کام کی غرض سے لاہور گیا وہاں اپنے بچوں کے پاس رہا اور کم و بیش ایک ماہ کا عرصہ لگ گیا۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ نواب مسعود احمد خان صاحب بیماری پر حاوی نہ ہو سکے۔ اور بالآخر اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے بہت دکھ ہوا ایک مخلص ہمدرد اور بے نفس کلاس فیلو ساتھ چھوڑ گیا۔ اور افسوس زیادہ اس بات پر ہوا کہ آپ کے آخری دیدار اور تدفین میں بھی شریک نہ ہو سکا۔

بڑے درد بھرے دل سے آپ کے مزار پر حاضری دی۔ بہت دعائیں کیں آپ کی تمام زندگی اور خاکسار کے ساتھ ملاقاتوں کی باتیں اور ہمدردیاں یاد آئیں۔ بہت دیر تک آپ کے مزار پر بیٹھا رہا اور آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے حسب توفیق دعائیں کرتا رہا اور اب بھی دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ جیسی خصلیات پاک سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آپ جیسے اخلاق حسنہ سے آپ کی اولاد کو مالا مال کر دے اور ہر طرح کا امن و سکون آپ کے نصیب میں ہو۔ (آمین)

○○○

بقیہ صفحہ 5

ویران اور اجاڑ ہوا کرتی تھی اور جنگلی جانوروں کا ڈر بھی بہت ہوتا تھا۔ بھائی نے گاڑی روکی سب نے خدشہ ظاہر کیا کہ اس وقت کسی نوجوان عورت کو لفٹ دینا کہیں کسی مصیبت کا باعث نہ بن جائے۔ لیکن میرے فرشتہ صفت بھائی نے اسے سرگودھا تک لے جانے پر صرف اس لئے آمادگی ظاہر کی کہ اگر اس کو وہیں چھوڑ دیا جاتا تو وہ خود تو اپنی غلطی کی وجہ سے برباد ہوتی ہی ساتھ بے چارے والدین کی عزت بھی خاک میں مل جاتی۔ چنانچہ آپ نے اسے ساتھ لیا اور صبح سویرے اپنے ایک معتمد آدمی کو عورت کے بتائے ہوئے گھر گاؤں بھیجا اور اسے ان کے سپرد کیا والدین جس انداز سے شکر گزار ہوئے وہ بیان نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بقول ان کے اس وقت تک ابھی انکے کسی ہمسائے یا رشتہ دار کو اس سانحہ کا علم نہیں ہوا تھا اور یہ کہ عورت یا لڑکی کے ساتھ بہت بڑا دھوکہ ہوا تھا۔ (یہ ایک اور کہانی تھی جسے یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں)۔ مطلب یہ ہے کہ میرے بھائی کے نزدیک یہ ایک معمولی احسان تھا مگر بدنصیب والدین کے لئے یہ احسان عظیم تھا کہ خدا تعالیٰ نے ان کو رسوائی سے بچا لیا۔ وہ روتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ کہتے تھے کہ ہمیں یقین نہیں آتا کہ ایسے عظیم اور فرشتہ انسان اس دنیا میں موجود ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31044 میں نسرین مرزا زوجہ مرزا محمد مجتبیٰ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ سکیم 3 راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-9-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے گیارہ تولہ مالیتی...... - اور حق مہر پانچ ہزار ملا کر نقد رقم 238000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسرین مرزا 61 بی عسکری II چکلالہ سکیم 3 راولپنڈی گواہ شد نمبر1 منور احمد اختر فلیٹ نمبر 8۔ سی عسکری II چکلالہ سکیم 3 راولپنڈی گواہ شد نمبر2 کرنل بشارت احمد سیمی چکلالہ راولپنڈی

مسل نمبر 31045 میں میجر ریٹائرڈ ڈاکٹر انوار احمد ولد میجر ڈاکٹر منیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ویسٹریج راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 15 مرلہ واقع احمد باغ ضلع راولپنڈی مالیتی 50000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع گارڈن ولاز اڈیالہ روڈ راولپنڈی مالیتی 230000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 25000 روپے ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میجر ڈاکٹر انوار احمد 1-306 گلی نمبر19 ویلی روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر1 منیر احمد خالد وصیت نمبر6163 گواہ شد نمبر2 طارق منیر وصیت نمبر23842

مسل نمبر 31046 میں کرن انوار زوجہ میجر ڈاکٹر انوار احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ویسٹریج راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی سترہ تولہ مالیتی ترییٹھ ہزار چار سو پچاس (2) حق مہر بذمہ خاوند پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ کرن انوار گلی نمبر19 ویلی روڈ ویسٹریج راولپنڈی گواہ شد نمبر1 منیر احمد خالد وصیت نمبر6163 گواہ شد نمبر2 طارق منیر وصیت نمبر23842۔

مسل نمبر 31047 میں مسعود منور ولد محمد سلیم منور صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صادق آباد راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-10-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مسعود منور مکان نمبر204 Dt اسلامیہ سٹریٹ صادق آباد راولپنڈی گواہ شد نمبر1 شان محمد وصیت نمبر17717 گواہ شد نمبر2 نواب خان بٹ وصیت نمبر13225۔

مسل نمبر 31048 میں شازیہ جبیں بنت ملک منظور احمد صاحب قوم ملک پیشہ طالب علمی عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ جبیں مکان نمبر886 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 اسفند یار منیب مربی سلسلہ وصیت نمبر27882 گواہ شد نمبر2 احمد محمد احسن وصیت نمبر27848۔

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

منگل-4-مارچ 1997ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔
2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-30 انٹرویو پروفیسر گال ٹیری اور مسز گال ٹیری۔ آف کینیڈا۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع۔
4-00 نارویجین پروگرام۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ آل کراچی بیڈ منٹن ٹورنامنٹ (دوبارہ)۔
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ 97-3-3 (دوبارہ)۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-55 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-55 بنگالی پروگرام۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع لندن (96-1-26)۔
7-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-3-4)۔
8-15 طبی معاملات۔ یرقان۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 نارویجین پروگرام۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

بدھ 5-مارچ 1997ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
2-30 فزیکل فٹ نس۔
2-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-3-4) (دوبارہ)۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 (صبح) طبی معاملات یرقان۔
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جمات احمدیہ الرابع (97-3-4) (دوبارہ)۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
1-30 فزیکل فٹ نس
1-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-55 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-55 بنگالی پروگرام۔ خطبہ ترجمہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 عربی زبان سیکھئے۔
6-00 افریقن پروگرام۔
7-00 (رات) نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 فرنچ پروگرام۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

امداد مستحق مریضاں

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات کے عطیات بھی کافی ممد ہوتے ہیں۔ لہذا مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

تصحیح

○ مورخہ یکم جولائی کے الفضل صفحہ 1 میں مکرم نعمان احمد ملک صاحب کی دعوت ولیمہ کی تاریخ 14- فروری 1997ء پڑھی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 3 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب سے سینٹ کی دس نشستوں کے لئے پاکستان مسلم لیگ کے نامزد تمام امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں' وسیم سجاد' راجہ ظفر الحق' مشاہد حسین' فاروق احمد' سردار منصور لغاری سیف الرحمان اور پرویز رشید عمومی نشستوں پر کامیاب ہونے کے علاوہ بیرسٹر خالد انور جسٹس (ر) رفیق تارڑ' جسٹس (ر) افضل لون مخصوص نشستوں پر منتخب ہوئے۔

○ اسلام آباد سے اکرم ذکی اور راجہ اورنگزیب کے کاغذات منظور ہوئے۔ جبکہ سندھ میں آصف زرداری اقبال حیدر' اجمل دہلوی اور ابوبکر شیخانی سمیت 26 امیدواروں کے کاغذات منظور کرلئے گئے۔ بلوچستان میں یحیٰ بختیار اور دیگر امیدواروں کے اور سرحد میں 16 امیدواروں کے کاغذات منظور ہو گئے۔

○ صدر سردار فاروق لغاری نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ اسمبلی بحال کر دیتی تو میں استعفیٰ دے دیتا۔ یہی میری غیرت کا تقاضا تھا۔ کیونکہ میں نے کوئی صدارت کا ٹھیکہ نہیں لے رکھا۔ اقتدار آنی جانی چیز ہے۔ اور اس کے لئے میں نے کسی کی منتیں نہیں کرنیں۔ یہ باتیں انہوں نے ایوان صدر چوٹی زیریں میں عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے بدعنوان افسروں کو خبردار کیا کہ وہ سنبھل جائیں اب انہیں کوئی وزیر یا رکن اسمبلی نہیں بچا سکے گا۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ بددیانت افسر نکال کر ہی دم لوں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہر حکومت کی طرف سے نوکر شاہی کو تابع بنانا غلط ہے۔ احتساب مکمل کرنے کے لئے نگران حکومت کی مدت میں دو سال کی توسیع کا مشورہ نہیں مانا تھا۔ اور ذاتی پسند یا ناپسند کی بجائے آئین پر عمل کیا۔ کسی سے سودے بازی نہیں کی۔ میں رعب اور دھونس کی سیاست کا قائل نہیں ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ صدر اور گورنر کو احتساب سے اس لئے بالا رکھا گیا ہے کہ آئین میں اس کی گنجائش موجود نہیں۔

○ امریکہ نے منشیات کی سمگلنگ کی روک تھام میں عدم تعاون کی بناء پر افغانستان اور برما کو ہٹ لسٹ میں شامل کر لیا ہے۔ جبکہ کولمبیا ایران نائیجیریا اور شام کو سخت وارننگ دی ہے۔ لیکن امریکہ نے پاکستان کو دوست ملک کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان نے اس سلسلے میں امریکہ سے تعاون کیا ہے۔ اگرچہ اس سرٹیفکیٹ کے ساتھ ایک رپورٹ بھی شامل ہے جس میں کہا گیا ہے کہ افسوس کی بات ہے کہ اب تک اینٹی نارکاٹکس آرڈی ننس کو قانون کی شکل نہیں دی جا سکی۔ سابق ممبر قومی اسمبلی منور حسین منج جن سے 1995ء میں منشیات برآمد ہوئیں ان کا کیس آج تک زیر التوا ہے۔ امریکہ 32 ممالک کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگانے پر غور کر رہا ہے۔

○ بلوچستان کی 9 رکنی کابینہ نے حلف اٹھا لیا ہے۔ حلف اٹھانے والوں میں سلیم بگتی' چاکر ڈومکی' علی نوتیزئی' بہران اچکزئی' اسرار زہری محمد علی انور اور ہیربیار شامل ہیں۔

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ سینیٹر آفتاب شیخ نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات میں کوئی ڈیڈ لاک نہیں ہے۔ اور ایم کیو ایم کے تجویز کردہ گورنر کا نوٹیفکیشن جاری ہوتے ہی سندھ کابینہ تشکیل دے دی جائے گی۔ لیکن گورنر کی منظوری میں دو ہفتے لگ سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پیپلز پارٹی نے اپنے دور میں بہت ظلم ڈھائے اس کے ساتھ اتحاد مینڈیٹ تسلیم کرنے پر ہی ہو سکتا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل اور وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے بتایا ہے کہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی بھیجی گئی رقوم میں 500 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان کو ٹوٹل 23۔ ارب ڈالر کے قرضے ادا کرنے ہیں ان میں سے بیشتر قرضے طویل المیعاد نوعیت کے ہیں۔ جو تیں چالیس سال بعد واجب الادا ہیں۔ جبکہ شارٹ ٹرم کے دو ارب ڈالر کے قرضے ہیں جو ہمارے لئے مسائل پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پچھلی حکومت کے اقتدار چھوڑنے کے بعد سے لے کر اب تک زر مبادلہ کے ذخائر دوگنا ہو گئے ہیں۔

○ ایرانی قونصل جنرل آقائے محمد تقی جمشیدی نے کہا ہے کہ شیعہ سنی عالموں کا قتل ایران اور پاکستان کا مشترکہ نقصان ہے۔ پاکستان کا دشمن ہمارا دشمن اور اس کا دوست ہمارا دوست ہے ایران پر شیعوں کی حمایت یا سرپرستی کا الزام درست نہیں۔ ہم اسلامی وحدت چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایرانی انقلاب اسلامی ہے شیعہ انقلاب نہیں۔ پاک ایران تعلقات کو نقصان پہنچانے کے لئے بعض اخبارات نے منفی کردار ادا کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کے ساتھ ایران کے تعلقات سیاسی ہیں۔ سب کو پتہ ہے کہ بھارت کو "پسندیدہ ملک" کا خطاب کس نے دیا۔

○ مسلم لیگ (ن) پنجاب کے جنرل سیکرٹری سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے اپنے جماعتی عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کیونکہ وہ سینٹ کا ٹکٹ صدر لغاری کے کزن منصور لغاری کو دینے پر خفا ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے احتجاجاً یہ انتہائی قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ منصور کو ٹکٹ دینا علاقائی سیاست پر ہمارے سیاسی حریف کی بالادستی قائم کرنے کے مترادف ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اسمبلی کی رکنیت سے بھی استعفیٰ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر منصور لغاری سے سینٹ کا ٹکٹ واپس نہ لیا گیا تو وہ مسلم لیگ کو خیرباد کہہ دیں گے۔

○ وائس آف جرمنی کے مطابق افغانستان میں معزول حکومت اور اس کے اتحادیوں سے برسرپیکار طالبان نے دھمکی دی ہے کہ اگر پاکستان نے گلبدین حکمت یار کے گڑھے مردے کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی تو وہ اپنا رخ بھارت کی جانب موڑ سکتے ہیں۔ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ نئے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف غالباً طالبان کی بجائے گلبدین حکمت یار کو ترجیح دیں گے اور اگر ایسا ہوا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان ہمیشہ سے متنازعہ پختونستان کا تصور پھر سے زندہ ہو جائے گا۔

○ سبی بلوچستان میں گزشتہ روز صبح 9 بجے درمیانی شدت کے زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلہ کی شدت 4.5 تھی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خاں لغاری نے بلوچستان کے زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کا فضائی جائزہ لیا۔

○ سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے 9 سینئر آفیسروں کو فارن کرنسی اکاؤنٹس سے متعلق قوانین کی سنگین خلاف ورزی پر معطل کر دیا ہے۔ یہ کارروائی وزیراعظم نواز شریف کے حکم پر کی گئی ہے۔

○ فلسطین نے یہودی بستیوں کی تعمیر رکوانے کے لئے عالمی برادری سے مدد طلب کی ہے۔

○ بنگلہ دیش میں زہریلا کھانا کھانے سے 13 ہندو ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ البانیہ میں صدر کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس کی فائرنگ سے 4۔ افراد ہلاک اور بیس زخمی ہو گئے ہیں۔

○ ایران میں جمعہ کے روز آنے والے زلزلے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد تین ہزار ہو گئی ہے۔ برفانی طوفان اور خراب موسم سے امدادی کارروائیوں میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

○ اردن کے شاہ حسین نے اپنے ایک محل کو یتیم خانے میں تبدیل کر دیا ہے۔

○ البانیہ میں سرمایہ کاری کی فراڈ اور جعلی سکیموں کے خلاف عوامی احتجاج کے بعد وزیراعظم کی حکومت مستعفی ہو گئی ہے۔

○ بھارت میں تیار کردہ میزائیل بردار جہاز بھارتی بحریہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ گیس ٹربائن سے چلنے والا آئی این ایس اپرہار نامی جہاز گوا شپ یارڈ میں تیار کیا گیا۔ جدید ترین آلات کے باعث حملہ اور دفاع دونوں مقاصد کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔

○ ایران نے ترکی کے سفیر اور آذربائیجان میں ترک قونصل جنرل کو غیر سفارتی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی بنا پر ملک سے نکل جانے کا حکم دے دیا ہے۔ اس سے قبل ترکی ایران کے سفیر اور ایک قونصل جنرل کو ترکی سے نکال چکا ہے۔

○ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے کہا ہے کہ عراق میں طبی سہولتوں کا نظام ناکارہ ہو چکا ہے اگر فوری اقدامات نہ کئے گئے تو ٹائیفائیڈ اور ملیریا کی وبائیں پھوٹ پڑیں گی۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ دہشت گردی اور تخریب کاری کے معاملات میں خفیہ ایجنسیوں کا کردار اطمینان بخش نہیں ہے۔ امن و امان اور استحکام کے لئے پروگرام بنا لیا گیا ہے۔ اس پر عمل درآمد سے دہشت گردوں کا قلع قمع ہو جائے گا۔ انہوں نے سردار ذوالفقار کھوسہ کے استعفیٰ کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی میں کوئی اختلاف نہیں۔

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 213158

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں
زرعی وسکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خریدو فروخت کیلئے رجوع کریں
براورز اسٹیٹ ایجنسی
8- بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
گیڈیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
زیورات کی واپسی پر کٹوتی نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
فون دوکان: 212837
گھر: 212175
نسیم جیولرز
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
بنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ وزیر آباد
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219065